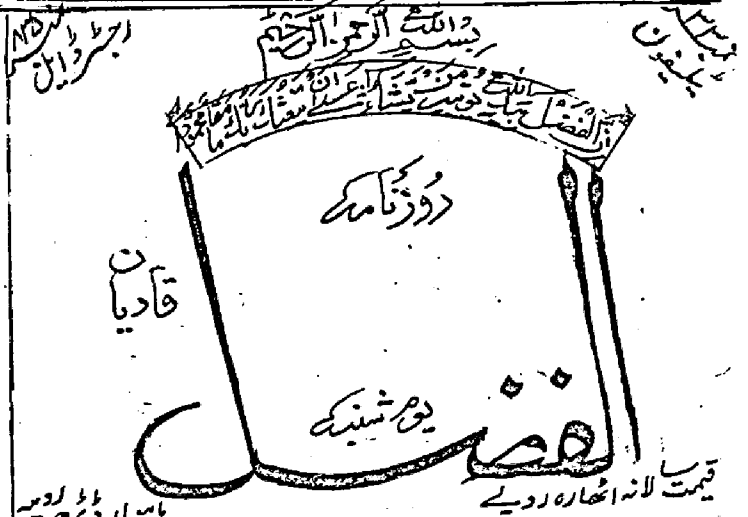




مدینتہ المسیح
قادیان ۱۸ ماہ شہادت: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثاني علیہ السلام نے
بغیر العزیز کی عام محنت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ درد
نقرس میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت
طبع کے حضور نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔
حضرت ام المومنین مظہر العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے
الحمد للہ
حضرت ڈاکٹر میر محمد امین صاحب کا چھوٹا لڑکا امین احمد تاحال بیمار ہے ایسا
دعا کے صحت فرمائیں :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھ | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۳

متبرک خوزیری

خوہشامی طرز تکلف انسان کو کسی حد تک صراطِ مستقیم سے ہٹا دیتا ہے۔ اس کا اندازہ اس نظریہ جہاد فی سبیل اللہ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے جو موجودہ صاحب نے نازیت کے زیر اثر ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اسلام جامت کے متعلق آپ کا ارشاد ہے۔ یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے و عظمین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی فوج اور ان کی جماعت ہے۔

”مسلم پاریس... ایک طرف اپنے انکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائی اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دے گی کہ اس ملک کو قبول کریں جس میں ان کے لئے حقیقی نجات معجز ہے۔ دوسری طرف اس میں اگر طاقت ہوگی۔ تو وہ لوگوں کو اسلامی حکومتوں کو متاثر کرے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔“

مودودی صاحب نے جلدات یہ کی ہے کہ اپنے اس من گھڑت نظریہ کی تائید میں قرآن کریم سے چند ایسے کلمے بھی پیش کئے ہیں۔ کہ جن کو اگر اپنے سیاق و سباق کے ساتھ لاکر پڑھا جائے۔ تو

صاف کھل جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ پاک کلام مودودی صاحب کے نظریہ کی تردید کے لئے خاص طور پر نازل فرمایا ہے۔ ہم نے رسالہ ریلو یو آف ریٹینر قادیان جلد ۴۵ علامت بابت ماہ نومبر ۱۹۴۶ء میں تفصیل سے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ یہ نظریہ کونسا کونسا کلموں کے لئے قرآن پاک کی آیات کو کس طرح مسخ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاد بالسیف کے حدود اتنی وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب تک غلط فہمی عروج کی طرح کلام کا ایک بہت بڑا حصہ منسوخ نہ قرار دیا جائے۔ اور اس میں تحریف نہ تسلیم کی جائے۔ مودودی صاحب کس طرح اپنا نظریہ جہاد ثابت کر سکتے ہیں۔ جن درباری علماء نے اس مسئلہ کو وہ لباس پہنایا تھا۔ جس نے اسلام کو اغیار میں رسوا کیا۔ اور اس کا نام خونی مذہب انہیں یہ جہادیت لاکر اہ فی الدین کو متسوخ قرار دے لیا تھا۔ اگر صرف اس ایک آیت کو منسوخ نہ سمجھا جائے۔ تو مودودی صاحب کا ہوائی قلعہ اپنے تمام

تقدس فی سبیل اللہ باوجود صابن کے جیلے کی طرح ٹوٹ بھوٹ جاتا ہے۔ فرض سمجھئے کہ ایک غیر مسلم فرد کو مجبور کیا جاتا ہے کہ یا اسلام قبول کرے یا اپنا گھر بار اور اپنا اولاد کو کھانا پکانے کے حوالے کر دے۔ تاکہ اسلام شریعت پر گھر بار چلایا جائے اور اولاد کی تربیت کئی ماہوں اور نہ سرگردن سے اڑا دیا جائے گا۔

یقیناً مودودی صاحب کے نزدیک یہاں یہ آکراہ فی الدین ہے۔ سوال ہے کہ لوگوں کی انفرادی لحاظ سے آکراہ فی الدین ہے۔ یا اجتماعی لحاظ سے کیوں نہیں۔ اگر اسلامی حکومت غیر اسلامی جمہوریہ حکومت پر اپنی شریعتی تقاضاں بھجوا کر کرنے کے لئے بے باک ہو سکتی ہے۔ تو ایک فرد اور اس کے خاندان کو ان تقاضوں سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ کیا محض اس لئے کہ مرگ انوار جتنے دارد۔ جب ایک فرد اور اس کے خاندان پر ان تقاضوں کا ٹھونسنا جائز ہے۔ تو ایک ملک کے ملک پر بروز شمشیر ان کو ٹھونسنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

بے شک مسوخت عقل زحیرت کہ اس چوبو العجبت قرآن کریم میں اس تشددی اور جبریتہ نظریہ کی جہادیت سے از سر نو مستعار کیا گیا ہے۔ کوئی اصل نہیں۔ اگر ہوتی تو پیش کی جاتی۔ لیکن اس لئے کہ داد سخن طرازی ملتی رہے۔ اور انشا پر دوازی کی دلچسپیاں

کم نہ ہونے پائیں۔ اور لوگ یہ نہ کہیں کہ مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیالوں نے موجودہ حالات میں فی الحال اس نظریہ کو ترک کر دیا ہے۔ اس میں دلاویز ہو گائیں کی شق ابھی تک جاری ہے۔ چنانچہ تحریک اقامت دین کے قیام و داعی کو شراعت ۱۳ اپریل میں ”اسلام میں جہاد کا مقام“ اور دعوت حق کا ایک مقررہ امر ”محلہ“ کے دوسرے عنوان کے نیچے جناب امین احسن صاحب اصلاحتی نے ”جہاد کی چند شرطیں“ بیان فرمائی ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ یہ تمام کی تمام شرائط من گھڑت ہیں اور قرآن میں ان کی کوئی بنیاد نہیں۔ ان شرائط کی ضرورت و دو گوند ہے۔ اول جہاد کا وہ غلط نظریہ جس کا ادراک ذکر ہے سخت اولیٰ چون نہ ہر مہار کیجے تاثریاسے رد دیوار بج

دوئم مودودی صاحب اور آپ کے دوستوں کو یہ مشکل درپیش ہے۔ کہ وہ عظمیٰ تو اور ہے۔ لیکن عمل اسلام کے اسی اصول پر ہے۔ جس کی طرف آج سے پچاس سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی تھی۔ اس قول و فعل کے تضاد کو دیکھنا اپنے لئے طریقہ نہیں مستحسن ہے۔ کہ شرائط کی معمولی حد تک ایسا کی جائیں۔ نہ تو میں تیل ہوگا نہ زلزلہ ناچیں گی۔

آپ کی پہلی شرط یہ ہے۔ کہ جن لوگوں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ واپسی

(۴)

سکھ میں قیام

زیادہ سفر کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ وہ زیادہ سفر دنیا کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے کرتے ہیں۔ ان میں قربانی اور خیر خواہی کا جو جذبہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی مجبور کرتا ہے۔ اگر ان کے سفروں کے نتیجے میں دنیا ان کا خیر مقدم خندہ پیشانی سے کرے۔ اور ان کے گناہوں میں پھولوں کے ٹارڈاں لے۔ تو ان کے متعلق شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جب وہ دنیا کی مخالفت کے باوجود الیا کرتے ہیں۔

بکھر۔ اسرار پر۔ سکھوں میں قیام کے دوران ارد گرد کی احمدی جماعتوں کے بہت سے غیر احمدی دوست بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔ علامہ شہر میں سے جنہوں نے جناب سید غلام مرتضیٰ صاحب ایگزیکٹو انجینئر میں کے ہنگامہ پر حضور فرود کشی تھے کے درجہ کرنے پر حضور کے ساتھ شام کا کھانا اور دوسرے روز ظہیرہ تناول فرمایا۔ بعض

کے خلاف اعلان جنگ کیا جائے۔ ان پر پہلے پوری طرح حق کی تبلیغ کر دی جائے۔ اس کلیہ سے صرف وہ جنگ مستثنیٰ ہے۔ جو مدافعت اور مخالفت کے لئے کی جائے۔ اس شرط کی دو قسمیں ہیں۔

دفعہ (الف) انبیاء کے ذریعہ اتمام حجت۔ دفعہ (ب) صالحین کے ذریعہ اتمام حجت۔ آپ کی دوسری شرط یہ ہے۔ کہ جنگ صالحین کے ذریعہ لڑی جائے۔ یعنی اس متبرک خونریزی میں صرف خدا کے مقدس ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ اللہ۔ اللہ۔ خدا کے مقدس آپ کی تیسری شرط یہ ہے۔ کہ یہ جنگ ایک با اختیار و با اقتدار امیر کی قیادت و امارت میں لڑی جائے۔ یعنی ایک صالح لشکر یا ایک صالح سلطان کے زیر نگرانی۔ اس مقدس جنگ اور اس کی شرائط کو چھوڑ کر اگر اختیار کریں۔

بڑے خون آلود ہیں اس قوم کے افغانوں سے تو فرمائیے اسی میں ان اختیار کا زیادہ قصور ہے یا سہارا (باقی)

درخواست دعا

(از حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ)

میری پوتی مسعود احمد خاں کی بی بی عزیزہ نصرت جہاں سخت بیمار ہے۔ احتیاج اسکی صحت کے لئے خود دل سے دعا فرمائیے۔ بہت سخت مجھے اس کا فکر ہے۔ بیماری خطرناک ہے۔ بگ اور انتڑیوں میں پیپ اور بخار ہر وقت ۱۰۵ رہتا ہے

تو لازماً ماننا پڑیگا کہ ان میں سچی خیر خواہی پائی جاتی ہے۔

سوال۔ بعض لوگ احمدیت کی صداقت کے قابل تو ہوتے ہیں۔ لیکن وہ مانتے نہیں۔ جواب۔ عقل کی اصلاح اور چیز ہے۔ اور دل کی اصلاح اور چیز ہے۔ بعض دفعہ انسان عقلی طور پر تو کسی چیز کو مان لیتا ہے۔ لیکن چونکہ دل میں قربانی کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ عقل کے تابع نہیں ہوتا۔ چونکہ دل کا تلقین اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ کہ وہ ان کے دلوں کو بھی بدل دے۔ سوال۔ بنی لوگوں کو کس طرح منوایا کرتے ہیں؟ جواب۔ بنی منواتے تو نہیں۔ وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا

کے اسناد درج ذیل ہیں۔ جناب پیر غلام جبر صاحب سشن جج سکھڑی صاحب ایگزیکٹو انجینئر۔ جناب عبدالعزیز صاحب عباسی ایگزیکٹو انجینئر۔ خان بہادر آغا نظام الدین صاحب۔ مسٹر بھٹو انجینئر۔ انجینئر مسٹر شیخ ایگزیکٹو انجینئر۔ مسٹر لغاری سب جج روڈی۔ مسٹر گل حسن لکھنوی پولیس سکھڑی۔ مسٹر پیریش دیا برڈوٹی لکھنوی سردار محمد اکبر خاں صاحب سب لکھنوی سکھڑی سکھوں میں دو روزہ قیام کے دوران مختلف ملاقاتوں میں ان دوستوں نے اور ان کے علاوہ بعض احمدی دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو سوالات دریافت کئے۔ انہی جوابات کے ساتھ یہیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

سوال۔ Spiritual روحانی لوگ

پیچہ مقابلہ انصار سلطان القلم

سال سابق کے چوتھے مقابلہ کا نتیجہ جج ذیل ہے۔ مقابلہ کا عنوان تھا "آخری زمانہ کی علامات" اول۔ دوم۔ سوم۔ چوتھے دانے حضرات کی خدمت میں عنقریب انعام ارسال کیا جاوے گا۔ اس کے مقابلہ کا عنوان ہے "موجودہ فسادات کا حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم میں" قائدین زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے مقبول نگار صاحبان کو اس مقابلہ میں مشغول ہونے کی دعوت دیں۔ مقابلہ کے مفاد میں کرنے کی آخری تاریخ ۱۹ جون ۱۹۳۲ء تک ہے۔ مقبول سات سے بارہ نل سیکھ صفات کے درمیان ہو۔ نتیجہ جج ذیل ہے ۱۹ جولائی حکیم الدین صاحب جج زعماء کرام اول جج

مانگتے ہیں۔ آگے صداقت کو قبول کرنے کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ بے جا ہے۔ دے دیتا ہے۔ سوال۔ بعض لوگ سمیت کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ ہماری عادتیں نہیں چھوڑتے۔ جواب۔ بعد سائل کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اگر آپ کے دل میں احساس ہے تو آپ جا کر انہی سمجھائیے۔ اور اگر پھر بھی وہ نہ سمجھیں۔ تو مرکز میں اطلاع دیں۔ میں خود ہر شخص کے پاس نہیں بیچ سکتا۔ یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔ سوال۔ ایسے شخص جو گناہوں کو ترک نہ کریں۔ ان کی سمیت کروانی چاہیے یا نہیں؟ جواب۔ اگر کوئی شخص آمادہ ہو۔ تو سمیت کروانی چاہیے۔ کیا پتہ ہے۔ کہ وہ دوسرے روز ہی سارے گناہ ترک کر دے پچانچے تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات پائے جاتے ہیں۔ کہ بہت بڑے جوڑا کوٹنے۔ آن والوں میں اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکا دیا۔ اور آئندہ کبھی ارتکاب نہ کیا۔ (ذمیر احمد دینس)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۹ جنوری ۱۹۳۲ء کو راکھی عطا فرمائی ہے۔ پہلے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ دعا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ تو مولودہ کو صحت اور عمر دے۔ اور نیک و صالح بنائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امتہ الحمید نام تجویز فرمایا ہے۔ فتح دین۔ ممد دار الفضل قادری

بچہ (۲) محمد ادیس صاحب عیسیٰ نظر ڈال کر کالج دوم ۱۰۰ - (۳) مرزا خلیل احمد خاں صاحب II ایر کالج سوم ۱۰۰ (۴) ڈاکٹر الیس۔ اسے صوفی صاحب جگا دعویٰ ۱۰۰ - بہت قریب میں خدام لاجپور کرے

دُپڑہ ماہ کے اندر نہ رہا تا دو وقت کمر نادین کو دنیا پر مقدم رکھنا

ہندوہرم اور قیام امن

(مذکورہ جناب ہاشم عمر صاحب)

ہمیں یہ معلوم کر کے محنت حیرت ہوئی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ ہندو نوجوان نے ایک مسلم اخبار کو لکھا ہے کہ اگر مسلمان امن کی ایجاد سیکھنا چاہیں تو انہیں ہندوہرم کی شرٹ میں ۲۳ چابیے یہ بات نہایت عجیب انگیز ہے کہ جس مذہب کی تعلیم اور اس پر اہل مذہب کا خیال و فکری ہی اس بات پر مشابہ ہیں کہ کم سے کم ہندوستان میں جو فرقہ وارانہ فتنے اور کشیدگی پائی جان تو اس کی ذمہ داری ان پر ہے۔ اس ہرم کے ماننے والے بھی آج مسلمانوں کو امن کا سبق سکھانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ اور ان کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہ وہ ہمارے پاس آکر امن کے متعلق تعلیم حاصل کریں۔ کون نہیں جانتا کہ ہندوہرم کا طرز اختیار ہی بنی نوع انسان میں فحش اور منافرت ہے۔ اور ہندوؤں کا پراچین اتھاس قانون (پنچ) اس بات پر مشابہ ہے کہ انہوں نے اپنے اچھوتوں اور غیر ہندوؤں پر کس قدر انسانی سوز و غم کئے ہیں۔ ان کے ایسے رویے نے بھارت کے باشندوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے سے روک دیا ہے۔

ذیل میں ہم چند حوالہ جات درج کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوگا کہ ہندوہرم کے بارے میں ہندوہرم کی اہم کتاب وید اور دھرم شاستر کی تعلیم ہے۔ اگر ہمارے نوجوان ہندو دوست چاہیں ان کتاب مقدسہ کا مطالعہ کر لیتے۔ تو ان کو معلوم جاتا کہ امن اور ہندوہرم دو متضاد چیزیں ہیں۔

وید اور امن

میں اپنے ہندو دوست کو ان کی پرتو نہیں کتب کے چند منتر بتانا چاہوں جن میں خیر مذاہب کے بارے میں ایسی بھینانک تعلیم دی گئی ہے کہ جو جس کے چہ ہونے ہمارے نوجوان دوست کا یہ

ہمنا کہ ہندوہرم امن اور شانتی کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ وید کے منتر میں ہے کہ ہندوؤں کی ہستند اور ہندوہرم کی ہستند صاف حکم ہے۔ کہ

ہجو وید دہرمین ہستندری۔ (ویش) ترک شاستر دلائل کی بنا پر اس کی بناء پر دھرم کی اصل شرقی۔ وید اور سمرتی۔ شاستر کا نادر (بے وقعتی) کرتا ہے وہ وید کا نہ کہ شاستر ہے۔ اس لئے اس کو دھرمی لوگ اپنے فرقہ سے باہر کر دیں۔ منتر

سوامی ششکر اچاریہ کی رائے

اگر شورو غیر ہندو۔ یہ سنی۔ ویموت وغیرہ وید کو سن ہے۔ تو اس کے کان میں سے اور لاکھ پچھل کر ڈال دینا چاہیے اور اگر یہ وید کا اچان (پڑھنا) کرنا تو اس کی زبان کاٹ دینی چاہیے۔ اور اگر ان میں سے کوئی وید کو ہاتھ لگا دے۔ یا وید کو اٹھا دے۔ تو اس کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیے۔

ہریشی گوتم کی رائے

شورو اگر وید کو سننے تو کانوں میں رائگا اور لاکھ بھروا دیں۔ اور اگر وید منتر پڑھے تو اس کی زبان کاٹ دیں اور اگر وید زبانی یاد کرے۔ تو اس کو مروا دیں۔

(منقول اذاریہ ہندی لائبریری سندھ)

(۱)

ان حوالہ جات میں غیر ہندوؤں کے لئے جو تعلیم ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ کیسی ظالمانہ اور بھینانک تعلیم ان کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ کی ایسی تعلیم کے ہوتے ہوئے آپ کا اسلام پر اعتزاز من کرنا اور اس کو برافمنی اور شانتی پھیلانے والا بنانا یہ ثابت نہیں کرتا ہے۔ کہ آپ نہ اپنے دھرم کی تعلیم سے واقف ہیں۔ اور نہ آپ نے اسلام کا وہی مطالعہ کیا ہے۔ بلکہ کسی سے سیکھ کر آپ نے اسلام پر یہ اعتراض کر دیا کہ اسلام برافمنی کی تعلیم دیتا ہے۔

ہندو تاریخ اور امن

ہو سکتا کہ یہ نوجوان ہندو دوست

یہ کہیں کہ یہ تعلیم تو صرف کتابوں میں ملتی ہے۔ لیکن کیا آپ کوئی نظریہ بنا سکتے ہیں۔ کہ جس میں ہندوؤں نے غیر مذاہب پر مظالم اور ریتا نہ چار کئے ہیں۔ تو میں اس کی بھی چند ایک مثالیں لکھتا ہوں جس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ امن پسند فرقہ سننے اپنے مخالفین پر کیا کیا ظلم اور ستم کئے ہیں۔

بدھوں پر ظلم

ہاشم صاحب کو چاہیے۔ کہ اگر وہ حقیقی ہندوہرم کی تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہیں تو ضروری ہے۔ کہ وہ اس وقت کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ جبکہ بدھوں کی حکومت کمزور ہو چکی تھی۔ اور ویدک دھرمیوں نے جن کی نیکی اور شانتی کا ہمارے ہندو نوجوان پر بھی اثر ہے۔ جو جو مظالم کئے وہ بیان سے باہر ہیں۔

پنجاب کی سری لالہ لاجپت رائے

انہی ایک کتاب سوامی دیانند کی تالیف ہیں لکھے ہیں۔ کہ

بدھ دھرم اور ویدک دھرم میں جنگ و جدل یا ٹھک گن آپ اس مسئلہ طرزیان سے یہ نتیجہ نکالیں۔ کہ بدھ دھرم چیک سے یا امن سے ہندوؤں سے نکل گیا۔ جیسی جیسی خوشحوار لڑائیاں دھاراک اور مذہبی بدھ (لڑائی) بدھوں کے ساتھ ہونے لگی ہیں۔ ان کا سمرن (یاد) بھی دل کو ہلا دیتا ہے۔ سینکڑوں خلق خدا کا اس خانہ جنگی میں ناش ہوا۔ راجے ہمارے اس خانہ جنگی میں تباہ ہوئے۔ بہت سے خانہاں برباد ہوئے۔ بہترے جلاوطن ہوئے اور بہترے جلاوطن ہوئے گئے۔ صفحہ

حضرات یہ چند حوالہ جات ہندوہرم کے امن اور شانتی کے ہیں۔ جو کہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ امن اور شانتی کی تعلیم دینے والا دھرم اپنے مخالفین کے ساتھ کس برتاؤ اور سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر کیا حاکم ہندو نوجوان کو یہ حجت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ یہ اعلان کرے۔ کہ ہندوہرم امن اور شانتی کا پرچارک ہے۔

اخبارِ پیغام صلح کی ایک غلط بیانی

ہمارے اس نوجوان کا اسلام کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ایمانی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ ان کی نادانگاہی ہے۔ اگر انہوں نے اسلام اور اسلامی تعلیم کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو ان کو معلوم ہوتا کہ حقیقی امن اور شانتی صرف اسلام ہی دنیا میں قائم کر سکتا ہے۔ اور اسلامی نیہوں کا پالنے والے ہی ہم امن اور شانتی میں رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی امن اور شانتی وہی ہے۔ جس کو ہمارے گوشت و پوست نے نہیں دیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے پیش کی۔ یہ ہماری ہی رائے نہیں۔ بلکہ نبی سے مندرجہ بالا کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ مہاتما ٹی۔ ایل۔ وسوانی صاحب نے اپنے ایک لیکچر میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے جتنا بھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صاحب کے جیون کا سوادھیائیے (مطالعہ کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آپ نے سنسار کے سامنے ایک ایسی شانتی کا مارگ (طریقہ) رکھا ہے۔ کہ اگر ہندوستانی اس مارگ پر چلیں۔ تو بہت جلد بین الاقوامی شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ کا عملی جیون اور آپ کی سکمشا یہ دونوں ہمارے ہیں۔ کہ آج عبارت و دشمنی شانتی سہا پائی ہیں آپ کا کرنگیہ (ممنون) ہے۔

دیر کا کشن لاہور ۸ مارچ ۱۹۳۲ء
بعض نادان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے دنیا میں اگر دولش اور شانتی دیدی (دیکھ کر) شکر ادا نہیں دیا ہے۔ پر تو دیکھیں میرا یہ دشواش ہے۔ کہ ایسے تمام لوگ اسلام کی تعلیم سے سخت نادان ہیں۔ انہوں نے اسلامی دھرم اور اس کے نیہوں پر وچار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو یہ اعتراض کرنے کا سامہیں (موقعہ) ملا کہ اسلام قصور بردار نہیں اور فتنہ و فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ میں نے جہاں تک اسلامی تعلیم پر وچار کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام کی سکمشا کا پہلا اور آخری ادیش (مقصود) یہ ہے کہ دنیا میں برائیاں کی اپاس (دوچار) کی۔

بنی نوع ان کو امن اور شانتی کی تعلیم دی جاوے۔ "دیر تاپ منہی کا پور ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء" بلا فخر امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نوجوان ہندو دوست اس بات پر وچار کریں۔ کہ حقیقی امن اور

میری نظر سے پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۹ اپریل گزرا۔ جس میں عبدالعزیز صاحب شہرہ سری نگر کا ایک مضمون بعنوان "کشمیری تحریک" اور "کشمیر کی مقبولیت" شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے علاوہ ہندو باؤں کے کانگریسی رسالہ آباد سے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ مختصر سا نوٹ درج کیا ہے۔ کہ "کشمیری نیشنل کانفرنس کے بعد احمدی جماعت کا اثر ہے۔ اور اس نوٹ سے مضمون نگار نے یہ غلط نتیجہ دیدہ دانستہ طور پر نکالا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ "کشمیر کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ لاہور کا بہت اثر ہے" قطع نظر اس سے کہ سری نگر کے غیر مسلم حضرات نے خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کو اسمبلی کے انتخاب میں امدادی ہو حیثیت با شہرہ سری نگر اور جماعت احمدیہ کے سیکرٹری ہونے کے میں اصل حالات پر مختصر سے روشنی ڈالنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سیاسیات کشمیر کے ابتدائی دور سے گہری واقفیت رکھنے کے علاوہ اس تحریک میں کام بھی کرتا رہا ہوں۔ اس زمانے میں روشنی کے نوجوان (ایڈیٹر صاحب) کا کہیں وجود ہی نہ تھا۔ اس وقت سیدنا حضرت امیر المؤمنین ابیہ اللہ تعالیٰ نے صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی حیثیت سے جس قدر کشمیریوں کی امداد ہر رنگ میں فرمائی ہے۔ اس کا عشر عشر یہی کسی بڑی سی بڑی سیاسی جماعت نے نہیں کی ہے۔ ان ہی عظیم الشان خدمات اور احسانات کے نفوش ایک ہندو اہلیان کشمیر کے دلوں پر کندہ ہیں اور کندہ رہیں گے۔ اور یہی وہ اثر ہے۔ جس کا ذکر آباد کے کانگریسی رسالہ کو مجبور ہو کر کرنا پڑا ہے۔

علاوہ اس کے شہرہ صاحب کا یہ لکھنا کہ "نیک طینت اور سعید الفطرت اشخاص" (سند احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں)۔ "نیک طینت اور سعید الفطرت سے اگر ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ غیر مبایع ہیں۔ تو سخت غلط ہے۔

بخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے کشمیر میں ہماری بڑی بڑی اور با اثر جماعتیں ہیں۔ اور کئی دیہات میں مسلم آبادی احمدیوں کی ہے۔ ہر سال حبس سالانہ پر سیکڑوں کی تعداد میں قادیان جاتے ہیں۔ باقی جو چار نام مضمون نگار نے غیر مبایع کے بڑے خسرے اخیر پر درج کئے ہیں۔ کہ یہ

ایک مفید حوالہ

جب سے غیر مبایع حضرات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سرگز سے کٹ کر لاہور میں اپنی ڈھیر ہائیں لگ لگ مسجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اور جب سے انہوں نے خدا کے رسول کے تحت نگاہ "کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ اور جس وقت سے وہ خداوند عالم کی مقدس بستی کو چھوڑ چکے ہیں۔ جس کے متعلق سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے خود فرمایا ہے۔

زمین قادیان اب محترم ہے
بجویم خلق سے ارضی حرم ہے

اس وقت سے وہ طرح طرح کے حیوون اور بہانوں سے غلوئی خدا کو اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم بار بار یہ امر ہندو کی مانند ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت اہل پیغام نے اختلاف سے قبل سیدنا حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام کو ان کی زندگی میں بھی اور حضور کے وصال کے بعد بھی حضور کو "نبی" "رسول" "نبات و منہ" "آخری نبی نازل ہونے والا نبی" اور "پیغمبر آخر الزمان" مانتے رہے ہیں۔ اور پھر ایسا لکھتے ہیں کہ "ہم" اور اس کے علاوہ گورداسپور کی عدالت میں حلیہ بیان بھی داخل کر چکے ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ مگر بغیر شریعت کے اور پھر یہ بھی بیان دیا تھا۔ کہ مزمع مدعی نبوت ہے۔ اور اس کا منکر کذاب ہے وغیرہ مندرجہ بالا حقیقت کے ہوتے ہوئے

دوست حال ہی میں جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق جہاں تک مجھے علم ہے۔ وہ حضرات مدت سے غیر مبایع کی جماعت میں شامل ہیں۔ چنانچہ میں علاوہ و علاوہ کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ معلوم نہیں کہ انہیں ذمہ داری لکھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔ کیا ایڈیٹر صاحب "روشنی" اس حقیقت پر روشنی ڈال سکتے ہیں خاکر درخواست صدر الدین سیکرٹری بننے جماعت احمدیہ سری نگر حال وارڈ لائی پور

بھی غیر مبایع حضرات صداقت اور حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔ اور اس بات کو یاد کرنے اور قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ کہ واقعی اختلاف سے قبل انہوں نے غیر مبایع سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ اور پھر ایسا بار بار لکھتے ہیں کہ آج کے مضمون میں ہم ایک اور مفید حوالہ درج کرتے ہیں۔ شاید اس سے کوئی طالب حق فائدہ اٹھائے۔ اور وہ حوالہ ہے جناب مولوی محمد احسن صاحب امر دہلی کا۔ "یہ جواب بحوجب ملک مخالفین کے ہے۔ روز حضرت اقدس مرزا صاحب کو وہ نبوت طفیلی حاصل ہے۔ جس کا وہ عدم اللہ تعالیٰ نے اپنے اور رسول کے مطیعوں کے لئے فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین بحوجب اس وعدہ صادق کے جو اسی آیت کے مصداق ہیں۔ جیسا کہ صدیق و شہید و صالحین ہو سکتے ہیں۔ تو وہ نبی ہی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مسیح موعود کے لئے احادیث صحیحہ میں لفظ نبی اللہ کا متقد و متدیکر کیا ہے۔" (البیان فی استہلال الصبیان حاشیہ) اس حوالہ کو پڑھ کر خدا ترس غیر مبایع دوست خود فرمائیں۔ کیا اختلاف سے قبل آپ کے اکابر ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول

جناب مولوی ابو محمد عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ سیاح حضرت میرج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان جائزہ دہن میں سے تھے جنہوں نے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے آمیزش کا شہید اور بے تابانہ آغوا کیا۔ ذرا عجز باقی لحاظ سے تصور فرمائیے کہ جو فائق اپنے آسمانی محبوب کے نزول کے انتظار میں ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت اور عرفان کے ذریعہ قبل از وقت اس کے لئے آنکھیں کھول دیتے ہوں۔ جب ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کا محبوب آسمانی مہمان دنیا میں نازل ہو چکا ہے۔ تو وہ کس طرح صدیقی فغان سے ایمان دہن گئے۔ جناب مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ اولاً جو میرج سر شہاب الدین صاحب نے حضرت میرج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور خود کھیوہ باجوہ آگے جناب مولوی صاحب سے ذکر کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے میرج موعود سے ملنے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کہیں تو بیعت بھی کر چکا ہوں۔ فرمائیے کہ اس پر میرج بیعت میں عجب حسرت انگیز استعجاب پیدا ہوا۔ اور میں نے دو تین باتیں جو میرج شہاب الدین صاحب سے پوچھیں جن کو انہوں نے امتراض خیال کر کے استہلالی جواب دیئے۔ لیکن میں نے اس پر شرمندہ ہو رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہا تھا۔ کہ ایک مضطر اور مضطر بادل سے دوسرے بعض لوگ سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں بیعت کا خط لکھا۔ اور اس وقت سے کہ آپری دم تک اجرت کی فروغ کے ایک دربار اور رضا کار فخر کی حیثیت سے اجرت کی خدمت کی ان دنوں آپ کو فرزند جو میرج محمد اسماعیل صاحب امی اے۔ سی۔ مرحوم لاہور میں رہتے تھے۔ آپ نے فرمایا ان کو جلیسی نوعیت کا خط لکھا۔ لیکن جب ان کو جواب ملا۔ کہ کیاں جی آپ کا خط اپنے سے پہلے ہی میں تو بیعت ہو چکا ہوں فرمایا کرتے۔ کہ اس جواب پر میرج آنکھوں سے آنسو بھر آئے۔ اس لئے بھی۔

حضرت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سعادت کی توفیق بخشی۔ لیکن اس سے بڑھ کر اس شخص کے میراج کا بھی استقبال احمد میں محمد سے کیا گیا۔ آگے چلے سے چلے میں یہ ذکر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں اس معنیوں میں نہایت احتیاط سے صرف تحقیق و ابحاث کا ہر کر رہا ہوں۔ میں نے خود جناب مولوی صاحب کے منہ سے سنے۔ ان میں غلطی کا امکان ہرگز نہ تھا۔ لیکن ہم مجھے ان واقعات کی صداقت کا یقین ہے۔ الفضل میں قطعا یقین نہیں کہ آپ کے محاسن۔ فضائل اور سوانح حیات تفصیل سے لکھنے جا سکیں۔ عجب اتفاق ہے کہ جس دن آپ کی کھیوہ میں وفات ہوئی تھی۔ اسی روز اسی وقت میں لاہور میں ایک خدمت سے آپ کی خدمت میں لکھ رہا تھا کہ میں میرج موعودیت کے بارے میں کافی عرصہ سے حاضر ہیں ہو سکا۔ ایک یاد دہانی کے اندر مفتی شرم لکھنے حاضر ہو کر آپ کے سوانح حیات کی موجودگی میں قلمبند کر کے ہمراہ لے کر آ رہا تھا۔ ان دنوں میں انیسویں میں وہ سعادت سے پیش کیلئے محمود رہا۔ حدود سے یہ ذکر بھی چھپی سے خالی نہیں۔ کہ بقول جناب مولوی صاحب ابتدا میں جو میرج سر شہاب الدین صاحب ہنایت شخص اور خدمت کی تئیں کاوا بہانہ جذبہ رکھتے تھے اپنے ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں پھر پھر کر پیغام حق پہنچایا۔ اور ملت لوگوں کو خبری بنایا جو میرج صاحب موعود تھا۔ مولوی صاحب کے دفتر پر آئے۔ یعنی جو میرج محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی بیوی سر شہاب الدین صاحب کی ہمیشہ تھیں جنات چوہدری ابو محمد عبد اللہ صاحب کے تحریر علی سے نسل کے احباب صحیح معنوں میں واقع ہیں۔ آپ جو آپ کے جنوں میں سے تھے علوم قرآنی اور احادیث کے علاوہ منطق فلسفہ اور طب میں یدِ بلائے رکھتے تھے۔ آپ تیم دہ گئے تھے۔ اور بالکل چھوٹی عمر میں ایک میل کے قافلہ پر پانڈو کی ایک لمبی موٹر میں سوار ہو کر ایک غریب مولوی صاحب سے ملے اور کہہ کر میرج شرم لکھنے کیا جو ایک فاضل اور متقی انسان تھے

ذمہ داری تھے۔ اور پھر اس بات پر ایمان نہ لائے تھے۔ کہ نبوت پرنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری اور انیسویں انبیاء حضرت کی آمد میں ہمیشہ آتے رہیں گے۔ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع بنے گئے۔ جیسا کہ جناب مولوی محمد احسن صاحب امر دہی نے اسی حوالہ میں بیان کیا ہے۔ کیا کوئی طالب حق غیر مبارک دوست سے جو اس پر یقین رکھے۔ اور صداقت کو قبول کر سکے۔ ۴۔ محمد ابراہیم عابدہ واقف زندگی

وقف کر دیں کی خاطر جائیدادیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا
۱۔ بہر حال اس وقت محتاج دو دنوں میں مرد بھی میرے محتاج ہیں۔ اور عورتیں بھی میری محتاج ہیں۔ لیکن زیادہ ذمہ داری مردوں پر ہے۔ اس سے آخر کر عورتوں پر ہے۔
۲۔ جو شخص دیکھے۔ اسے اس کے محتاج ہی تو اب ملتے ہیں۔ اگر ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے۔ اور اس کا سواں حصہ ایک ہزار دیکھتے ہیں۔ تو ایک اٹھائی کی پالی پینے والی عورت ایک پالی دے کر اس کے برابر اب حاصل کر لیتی ہے۔ اور وہ دو دنوں کے اب میں ایک جیسے خربک ہیں۔
۳۔ میں یہ بھی یاد رکھوں کہ کچھ بھی اس سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور پورے ڈاک اور کال کے طلباء کو جو خرچ کو وہ سے ملتے ہیں اس میں سے کھانے کا خرچ اور سکول یا کالج کی فیس نکال کر جو چاہیں۔ وہ اس کے برابر ادا کریں۔
۴۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے فرض کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔
۵۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک یقین جائیداد میں اپنے نام پیش نہیں کئے۔ ان کو اس عرصہ میں اس ماہ کے عرصہ میں اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔
وصیہ واقف جائیداد

قرآن کریم اور حدیث پڑھنے کے بعد طب بھی شروع کر چکے تھے۔ کہ پھر وہ آگے بڑھنا شروع کیا۔ لیکن ان کا دل بہت بھروسہ بچپن۔ بیوہ والدہ کی خدمت کا میں اس اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے والدہ سے جدا ہونے کا احساس اور مالی حالات کی ناسازگاری کے علاوہ سب سے بڑی روک تھام تھی کہ وہ اپنے کے حامل لوگ اختیارات تعلیم کو خیر لکھتے اور خود شاد مہتمدانہ شان کے خلاف خیال کرتے جناب مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرج بعض برادری کے آدمیوں نے جو اپنے آپ کو "جوہر" خیال کرتے تھے مجھے نصیحت کی کہ یہ ملازم کا کام ہے۔ کہ کتابیں پڑھتے ہیں اور کچھ دیکھ کر اس خط میں خود کچھ لکھ لکھتے اور اپنی والدہ کی زندگی کو بھی ختم کر دیتے ہیں۔ آپ جو فرمایا کرتے۔ کہ میرج عجز بہرگز نہ ہوں کر لکھیں۔ اور میرج میں ثابت کر دوں گے۔ کہ جو دفتر مقابلہ لکھ جائے۔ جو دفتر کس طرح اس کے دفتر پر ہے مقصد عظیم و شان نشان ہے۔ کہ ایک شخص نے کوہ سے لے کر پیر اپنی مسکن بیوہ والدہ کی توفیق میرج و رضی پانچواں دفتر رشتہ نسب امین رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ کے وقت کے قریب آپ تقریباً پانچ سو دن کے لکھنے سے ان دنوں کے باقی رہے۔
جن دنوں جناب مولوی عبد اللہ صاحب غزوی جناب میں تشریف لائے۔ اور وزیر آباد میں قیام کیا۔ ان کی آمد پر جناب مولوی صاحب بھی وزیر آباد میں قیام کیا۔ ان کی آمد پر حضرت مولوی صاحب بھی وزیر آباد تشریف لے گئے۔ اور بادشاہ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزوی حافظ عبد المنان صاحب سے سجادی شریف دہلی شروع کی۔ لیکن چند دنوں کے بعد حضرت غزوی صاحب سے شکایت کی کہ حافظ صاحب توفیق بہت غلطیاں کرتے ہیں جب میں اس کے کرتا ہوں۔ تو وہ برا منہ ہے۔ لیکن آپ کو فوراً اعتقاد نہ آیا۔ کہ ایک دوکان ایک مسلمان حید عالم کی کس طرح غلطیاں نکال سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا کہ اچھا جو جب حافظ صاحب پر غور کرے۔ تو میں ایک طرف ہو کر سب کو بچاتا ہوں کو معصوم نہ کیا۔ کہ واقعی حافظ صاحب غلطیاں کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد جناب غزوی صاحب آپ کو حق و کافران عرصہ فرمایا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے

۱۱۰۰۰ کسٹس ۱۱۰۰۰ ہزار روپے کے دو انعام

جو صاحب ان کو بیلک جلمہ میں صلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔

ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کاروانے پر مفت لکھا جائیگا۔ عبد اللہ الدین - اللہ دین بلڈکنز آباد دکن

پین و پیل

سکول کے بچے و بچیوں کے لئے سستے فوشن پین منگوائے گئے ہیں دیگر احباب بھی نشریف لائیں اور ملاحظہ فرمائیں! ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ دفتر تجارت تحریک جدید قادیان

حب جو اہر عہرہ غنبری یا محافض شہا گویا

اس کے فائدے بڑے اجزاء اور دوا دینا قوت کھیراج۔ زمرہ۔ زمرہ خطائی۔ فیروزہ۔ بعد۔ کبریا غنبرہ مشک۔ ورق طلا۔ ورق فقرہ اور جلد خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ہے۔ اور اس سے متعلق حضور اپنے بایمن میں فرماتے ہیں مفتوحی دل و دماغ و روح باصرہ و تریاق سموم و دافع خفقات و جزن و جو اسیر و جنون جنی و بائی حصہ و خسر و جلدی (بیماری) امراض جنم۔ محلل صلابت و معین حمل و محافظ شباب ہے۔ قیمت دو پیسہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کا کورس پندرہ روپے گویا شہن سے بنی ہوئی طبعیہ عجائب گھر حبس و قادیان

پیل کی وارھی کی اشد ضرورت

دعا کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیل کی وارھی کم از کم پانچ قرہ کی اشد ضرورت ہے۔ جو صاحب تلاش کر کے ارسال کریں گے ان کو خداحات کے علاوہ پانچ روپے انعام بھی پیش کیا جائیگا۔ مگر ارسال کرنے سے قبل بذریعہ خط اطلاع دیں۔ اور ملاحظہ فرمائیں۔ خاکسترا نور الدین ذیل درج ایک پیسہ۔ ڈاکٹر ذیل درج ہر پیسہ ملے گی۔

درخواست دعا اور خیریت سید مقبول حسین شاہ صاحب آفت دہلی شامیہ جو کہ عالمی احمدیہ میں داخل ہوئے جالہ مصر میں مبارکہ خالچہ جاری ہیں۔ صاحب کرام حضرت سید سرور سے خصوصاً۔ اور دیگر احباب جماعت سے عموماً دستہ عاجز کہ حاصل طور پر درود دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین (شیخ گلزار محمد احمدی دارالبرکات)

ضرورت: کنری سندھ میں تجارتی کاروبار کیلئے وسیع گنجائش ہے۔ دوکاندار اور پیشہ ور احمدی آپ کے کاروبار کو فروغ دے سکتے ہیں۔ دریافت طلب اور کے لئے مجھے لکھیں۔ گلزار احمد دین پر اوٹنل سیکرٹری تبلیغ سندھ کنری۔

سرمہ مہر خاں

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ مگر دل اور نظر کی کمزوری چھپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا مضر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم انھوں کی بیماریوں کا درجہ عام صحت پر بھی نہایت معزز پڑتا ہے۔ اور انھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانا کی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی انھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ دوسرے انھوں کی طبیعتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈرہ چھ ماٹھ ہر۔ تین ماٹھ ۱۲

سلنے کا پتہ، دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

حیاتین

یہ گویا بدنہی کو دور کرتی ہیں۔ اور جو ک کو بڑھاتی ہیں جن کو کھانا کھانے کے بعد اسیارہ۔ گرہ گڑا ہٹ۔ گرائی جتنی۔ اور درد وغیرہ کی تکلیف دہتی ہو۔ ان گویوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ دودھ اور کھی مضم نہ کر سکتے ہوں وہ ان گویوں کے استعمال کے ساتھ دودھ اور کھی بتدریج استعمال کریں۔ فوجی ہی دلوں میں سیروں دودھ اور کھی مضم کر سکیں گے۔ بعض امراض معدہ کی خرابیوں کے باعث خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے محروم ہو کر زندگی کے لطف کو کھو دیتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حیاتین کا استعمال انہیں ایک نئی اور فرحت بخش زندگی سے بہرہ اندوز کر دے گا۔ یہ معدہ اور انتریوں کے امراض کے علاوہ پیٹ کے درد و ہضم اہمال تے اور کھین کیلئے بھی بی مفید ہیں۔ یعنی کھانسی، سعال، زکام، دودھ کو نافع میں نفیس اور کھینا کو بہت حد تک فائدہ دیتی ہیں۔ ان کی طبیعتی یہ ہے کہ مہینہ بہ مہینہ بدن کو مضبوط اور طاقتور بناتی ہیں۔ ایک روپے کی بیس گویاں۔ طبعیہ عجائب گھر حبس و قادیان

اعلان عام۔ صاحبان ہماری دوکان امرتسر میں خدات سے جل گئی ہے۔ اور ہمارے پاس اصلی مشہوری لنگیوں کا سٹاک بظاہر موجود ہے۔ جس لنگی کا نرخ پہلے ۸/۳ تھا۔ اس کی قیمت ہم نے ۱۰ روپے کر دی ہے۔ پیکنگ فرمی ہوگا۔ ڈاک خرچ ۱۳/۱۰۔ آپ کے ذمہ ہوں گے۔ سٹاک میں رنگ بہت موجود ہیں۔ یعنی کیسری، سیاہ، ہلکی، فافہ، بادامی، عمل کی گڑھی سے یہ سودا ہزار درجہ بہتر ہے۔ بذریعہ دی۔ پی طلب کریں۔ بٹالہ ہاؤس کٹرہ جیل سنگھ امرتسر ۱۵

کا نفرس ملائی جائے جس میں
یابھی اخلاقات کو ختم کرنے کی کوشش
کی جائے۔

کے لیڈر و صفحہ نما ہیں۔ جو آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ آپ خود ہی مشن کے لیڈر کے علاوہ مسٹر جناح کے ذاتی نمائندہ و بھی ہیں۔ اور اس حیثیت سے وہ ہر جگہ مسلم لیگ کے مطالبہ اور مسلمانان ہند کے نقطہ نگاہ کن وضاحت بھی کرتے ہیں۔ مشن کے ایک رکن نے بتایا کہ ہم جہاں کہیں بھی گئے دو گن ہندو مسلمانان ہند کے مطالبہ سے مجبور دی کا اظہار کیا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے قریباً تمام اسلامی ممالک مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء کو مسٹر راجندر سنگھ نے
 بین بننے کے اختیارات وضع کرنے کے لئے جو
 کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنا کام ختم کر دیا
 اور اس کی رپورٹ اسمبلی کے صدر ڈاکٹر
 راجندر سنگھ کے سامنے پیش کر دی ہے۔

یہ روایت چھ مفتوں تک غور و خوض کر کے بعد متفقہ طور پر پیش کی گئی ہے کئی کئی کے آخری اجلاس میں جبہ اور وریٹ وود کے بعض امور پر دوبارہ غور کیا گیا تھا لیکن اس سے بنیادی حقوق کے متعلق جو بحثیں باقی تھیں

تفصیلی راسخ نے بھی دہشت گردی کو ملوث کر کے ایک
 کس کس کی حدود اور چارہ کر پانی نے ایک
 بیان میں کہا کہ ہم نے آئین بنانے کو کچھ
 دور اور آگے سے کافی فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن
 میں نے اس میں ہندوستان کے مخصوص حالات کو
 پیش نظر رکھا گیا ہے۔
 نئی دہلی، اپریل گورنمنٹ کی کانفرنس

کے ختم ہونے کے بعد داسر نے منبے پیر
لبنڈوں سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ
آج آپ نے اجاڑیہ کر پلائی حد کا ٹکڑا
دوسری ملاقات کی۔

۱۱۔ اہل دین ملک سے امن کسے حاصل کرنے کے لیے
آپ نے کیا نو حکم کی یہی ہیں جو
۱۲۔ اصل میں یہ کہ کائنات کو مسلم ملک - اکانی
اور عیسائیوں کے مخالفوں سے
۱۳۔ مشتمل خودی طور پر ایک گول میز

لارڈ پیسک لارنس وزیر چند
متعفی ہو گئے

لندن، ۱۰ اپریل - لارڈ سٹیفن لارنس نے وزیرِ مداخلت کے عہدہ سے استعفا دے دی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے سسٹم کیل ڈیویژن کے نام ایک خط میں لکھا ہے۔ آج سے دو ماہ قبل ہی میں نے ریٹائر ہو

جہنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن آپ کے
 بیٹے پر یہ ارادہ مقوی کر دیا تھا۔ اب میں
 محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اس اہم عہدہ
 ذمہ داریوں کے سبکدوش ہو جانا چاہیے
 مستقبل قریب میں کنبائی ذمہ داریاں اس
 عہدہ پر بٹانے والی ہیں۔ خلاصہ کراختیار ہے

مختل کرنے کے سلسلے میں مہدوستان
دربرہا کے لئے نیا قانون ماننے پر اسے
ریمینٹ سے منظور کرنے کی ضرورت

یہ دلی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ یہ ہم ذمہ داریاں کوئی ایسی شخصیت اٹھائے جو عمر میں مجھ سے کم ہو۔ ستر و اٹھ دس برس کے جواب میں لارڈ

مفت لائسنس کی خدمات کو سراہا۔ اور لکھا
گزشتہ مہینے میں لاڈ میٹک لائسنس
میں باوجود ضعیف العمری کے مشاہدہ
میں محنت سے لائسنس دینے کے لیے

اسی کی گفت و شنید میں آپ نے بہت سے مسائل پر روشنی ڈالی۔ لاڈلہ سٹیبل پوسٹ ماسٹر جنرل کو آپ کی حکمت و تدبیر پر حیرت ہوئی۔ آپ کی عمر چالیس برس تھی آپ کے لئے ایک نئے ملک، نیا وطن، نیا پائینٹ

شروعی اکالی دل کی قرارداد

اور قسریاً راجہ کی گیارہ گنا رستہ کی
مدد و امداد میں مشروطی کا دل کی مجلس
خاک کا اجلاس طہ ل غرض کہ جاری رہا
اس کے بعد چند قراردادیں پاس کی
گئیں۔ وہ ایک قراردادیں کہا گیا ہے کہ